3127 ـ دو بچوں کی ہندو ماں کا قبول اسلام اور اس کی مشکلات

سوال

میں نے سوال نمبر (2803) کے جواب میں پڑھا جس میں آپ نے سوال کرنے والی کو اپنی شادی کے اعلان کی نصیحت کی ہے کیونکہ یہی سنت ہے جیسا کہ میں نے ایک دوسرے سوال میں پڑھا ہے کہ کئی ایک اسباب کی بنا پر والدین نے اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی کی رغبت کو ٹھکرا دیا ہے تو اس سلسلہ میں آپ اس بہن کو کیا نصیحت کرتے ہیں:

ایک عورت جس کا خاوند ہندو ہے اس کو طلاق ہو چکی اور پھر اس عورت نے اسلام قبول کر لیا کیونکہ وہ حق کو پہچان گئی اور اسے صراط مستقیم کی راہنمائی حاصل ہو گئی ہے الحمد للہ.

اس نے اپنے خاندان والوں سے کسی معروف سبب کی بنا اپنا اسلام مخفی رکھا، لیکن اس کے دونوں بچے ابھی تک ہندو ہی ہیں، اس لیے کہ اس کا سابقہ خاوند اسلام دشمن ہونے کی بنا پر بیوی کو قتل کرنا بہتر سمجھتا ہے کہ اس کے دونوں بچے اسلام قبول کر لیں، وہ شخص دین اسلام اور اللہ سبحانہ و تعالی پر کئی ایک موقع پر سب و شتم بھی کر چکا ہے.

یہ بہن اب ایک دین والے مسلمان شخص کو پسند کرتی ہے جو اخلاق عالیہ کا مالک ہے، لیکن مشکل یہ درپیش ہے کہ اس شخص کے والدین اس شادی کے خلاف ہیں، اس کی والدہ کا اعتقاد ہے کہ جو نئے مسلمان ہوتے ہیں وہ اچھے نہیں ہوتے بلکہ وہ کہتی ہے " یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی دن ہم میں سے ہوں "

جب وہ شادی کا فیصلہ کرے تو کیا دونوں کے لیے اس شادی کو ان اسباب کی بنا پر خفیہ رکھنا جائز ہے ؟

جو شخص اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ ان دونوں بچوں کو اپنے ساتھ رکھنے پر متفق ہیں، اور وہ انہیں اسلام کی دعوت دے کر انہیں مسلمان بنائیں گے، وہ شخص کہتا ہے کہ ایک ہی گھر میں دو دین پر عمل نہیں ہو سکتا.

ان دو مشکلات کی موجودگی میں وہ دونوں کس طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں، یعنی خاوند کی جانب سے گھر والوں کی مشکل، اور بیوی کی جانب سے سابقہ خاوند جو اپنے بچوں کو اسلام میں داخل نہیں ہونے دیتا، اور میری یہ سہیلی بچوں کی پرورش کا حق چھنوانا نہیں چاہتی کیونکہ ان کا باپ برے اخلاق کا مالک ہے اور ان پر ظلم و زیادتی کریگا.

برائے مہربانی اس بہن کو جلد از جلد کوئی ایسی نصیحت کریں جو اس کو مشکلات سے نکالنے کا باعث بن سکے، کیونکہ وہ رات کو بھی سو نہیں سکتی، و صلی اللہ علي نبی محمد علیہ السلام.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ سب سے پہلے تو ہم سوال کرنے والی بہن کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، یہ ایك ایسی سعادت وخوشبختی ہے جس کے لیے مال اور جان سب کچھ لٹائی جاتی ہے، اسلام کی نعمت کے ساتھ ہر غم اور پریشانی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی کوئی قیمت نہیں رہتی.

2 ـ سائلہ بہن کا یہ کہنا کہ: وہ ایك مسلمان شخص سے محبت کرتی ہے :

ہم کہتے ہیں کسی بھی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ بھی اسی طرح حرام قسم کے تعلقات اور فحاشی میں پڑ جائے جس طرح دوسری عورتیں پڑی ہوئی ہیں، اور وہ اس محبت کی دلدل میں پھنس جائے جس کے بارہ میں پڑھا اور سنا جاتا ہے، یہ تو شیطان کی چال اور ہتھکنڈہ ہے جسے وہ مزین کر کے پیش کرتا ہے، اور غالب طور پر اللہ کے حرام کردہ امور میں پڑنے کا باعث بنتا ہے.

اور جس کسی کو بھی کوئی لڑکی پسند آئے اور اچھی لگے تو اس کے لیے صرف ایك ہی حل ہے کہ وہ لڑکی کے ولی سے اس کی رشتہ طلب کرے تا کہ اس سے عقد نکاح کر کے تعلقات قائم کرے.

3 ـ اور اس شخص کے والد کا یہ کہنا کہ " نیا اسلام قبول کرنے والے مسلمان کا اچھا ہونا ممکن نہیں " یہ قول باطل اور غیر صحیح ہے، اگر دیکھا جائے تو پھر صحابہ کرام نے بھی شرك کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا اور وہ بھی تو نئے مسلمان ہوئے؟! تو کیا کوئی مسلمان شخص ان کے دین اور اخلاق میں شك کر سکتا ہے ؟

اور اسی طرح بہت سارے نئے مسلمانوں میں ہم نے بہت خیر و بھلائی دیکھی ہے جو خاندانی مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ نئے مسلمانوں میں کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے!.

نئے مسلمان ہونے کا یہ معنی نہیں کہ وہ اچھا نہیں ہوگا اور اسی طرح خاندانی اور پرانا مسلمان ہونے کا یہ معنی نہیں ہو سکتا کہ وہ اچھا ہے، بلکہ اس میں تو تقوی اور عمل صالح کا اعتبار کیا جائیگا، لیکن پہلے سے اللہ کی عبادت کرنا اور اسلام میں سبقت لے جانے کی سبقت باقی رہےگی.

4 ـ اس میں کوئی مانع نہیں کہ آدمی کی شادی کا اس کے والدین کو علم نہ ہو، اور خاص کر جب اس کی شادی ایسی لڑکی سے ہو جس میں اس کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور اس کی معاونت کرنے اور مشکلات میں ساتھ دینے والے تو بہت ہی کم ہوں.

شریعت میں تو عورت کا ولی معتبر ہے نہ کہ مرد کا، اگرچہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ مرد کے گھر والے بھی اس عورت سے شادی پر موافق ہوں تو بہتر ہے اور اس کے لیے انہیں راضی کیا جائے کیونکہ اس میں بہت بڑی مصلحت پائی جاتی ہے جو کہ شادی کے معاملہ کو خفیہ رکھنے میں مفقود ہو سکتی ہے.

5 ۔ خاوند کا یہ کہنا کہ وہ والدین کو دین اسلام کی دعوت دینا چاہتا ہے، یہ بہت اچھی بات اور ایك اچھا عمل ہے اللہ اس کی توفیق دے، ہماری دعا ہے کہ اللہ اس کی معاونت فرمائے، اور ان کے ہندو مجرم والد کے شر سے انہیں محفوظ رکھے.

ہم ان دونوں کو نصحیت کرتے ہیں ۔ اگر ان کی شادی ہو جائے ۔ اگر والدین کو دین اسلام کی دعوت دینے کے نتیجہ میں انہیں کافر عدالتوں میں گھسیٹا جانے کا باعث ہو تو پھر وہ والدین کو دعوت اسلام دینے کے معاملہ کو واضح اور ظاہر مت کریں بلکہ اس میں حکمت سے کام لیں.

6 ۔ سوال کرنے والی عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی شادی خود مت کرے چاہے وہ کنواری نہیں بھی ہے کیوکہ شریعت اسلامیہ اسے اس کی اجازت نہیں دیتی، اور اگر اس کا کوئی معتبر شرعی ولی نہیں ہے تو قاضی یا اس کا قائم مقام جو مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار ہے ولی ہو گا، مثلا اسلامك سینٹر کا چئرمین، یا اس کا نائب.

7 ۔ ان دونوں کو اپنی اس مشکلات میں ۔ اور خاص کر سائلہ بہن کو ۔ اللہ تعالی سے مدد طلب کرنی چاہیے، اور ہر ایك کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ سبحانہ و تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے، اور اس کے لیے مشکل اور تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، انہیں صدق و سچائی سے دعا کرنی چاہیے، اور بقدر استطاعت اپنے گھر والوں کو نصیحت کرنے کی کوشش کریں اور نئے مسلمانوں کے متعلق ان کی سوچ کو بدلنے کے لیے زندہ مثالیں پیش کریں جو ان کی سوچ اور قول کے برعکس ہوں.

سابقہ خاوند نے جو مشکل بنائی وہ بھی اسی طرح ہے، ہم اسے پھر یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بچوں کو دین اسلام کی دعوت دینے کے معاملہ کو واضح مت کرے تا کہ یہ اس کے نتیجہ میں ان کا والد کوئی ایسا کام نہ کرے جس کا انجام اچھا نہ ہو، اور اگر اس سے کسی بھی قسم کا شك پیدا ہو کہ وہ کوئی نقصان دینا چاہتا ہے تو فورا پولیس کو بتانے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ کاروائی کر سکے.

8 ۔ اور اگر شادی کی بنا پر بچوں کی پرورش کا حق بیوی سے چھیننے کا باعث بنے تو پھر ہم اسے شادی کرنے کا مشورہ نہیں دیتے کہ کہیں وہ دونوں بچے جہنم کا ایندھن نہ بن جائیں، لیکن اگر اس عورت کو اپنے متعلق خدشہ ہو کہ وہ فحش کام کر بیٹھے گی تو پھر اس مسلمان شخص سے شادی کر سکتی ہے، اور اس میں شادی کی شرعی شروط اور ارکان یعنی ولی اور گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے.

اور پھر نکاح کا اعلان تو سنت ہے، اس لیے کے لیے سرکاری طور پر اندراج اور اعلان کرنا لازم نہیں، لیکن اس بہن کو چاہیے کہ وہ ایك مسلمان معاشرہ میں زندگی بسر کرے جو اپنے دینی امور کا محافظ ہو اور اس کی شادی کا علم رکھتے ہوں تا کہ اس کے متعلق باتیں نہ کی جائیں، اور اگر اس کی حالت بہتر ہو تو وہ اپنے سابقہ خاوند والے علاقے

کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے میں چلی جائے جہاں وہ ازادی سے رہے اور اپنے بچوں کی پرورش کرے، اور کسی بھی موحد مسلمان شخص سے شادی کرنا ممکن ہے جو اس کے بچوں کی حفاظت کرے.

9 ۔ اور پھر اس کے لیے سب سے بہتر تو اللہ کی طرف رجوع اور عاجزی سے دعا کرنا کہ اللہ اس کی مشکلات میں آسانی پیدا کرے اور تنگی سے نکالے، ہم بھی اس کے لیے دعاگو ہیں کہ اللہ اسے اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .